26330-زمزم کے پانی سے استنجاء کرنا

سوال

کیا زمزم کے ساتھ استنجاء کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

احادیث صحیحہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ماء زمزم بابرکت اور شرف والا ہے ، صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کے بارہ میں فرمایا :

(بلاشبہ یہ بابرکت اور کھانے والے کے لیے کھانا بھی ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (2473)

اور ابودواود طیالسی کی روایت میں یہ لفظ زیادہ ہیں (اور بیمار کے لیے شفا ہے) ابوداود طیالسی (364/1) اس کی سند جید ہے ۔

تو اس طرح یہ صحیح حدیث ماء زمزم کی فضیلت وبرکت پر دلالت کرتی ہے اور یہ کہ زمزم کھانا اور بیمار کے لیے شفا بھی ہے ، تو سنت طریقہ تو یہ ہے کہ اسے پیا جائے جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیا تھا ۔

اس سے وضوء اور استنجاء کرنا جائز ہے اور اسی طرح اگر ضرورت ہو تو غسل جنابت بھی کیا جاسکتا ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی نکلا تو صحابہ کرام نے اس پانی کو اپنی ضروریات کے لیے استعمال کیا اور اس میں سے پیا بھی گیا اور وضوء اور غسل بھی کیا گیا ، اور استنجا بھی ضروریات میں سے ہے ، تو یہ سب کچھ فی الواقع ہوا تھا ۔

اور زمزم اگرچہ اس پانی کی طرح نہیں جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے نکلا تھا اور نہ ہی اس سے افضل ہے ، تو اس طرح یہ دونوں پانی بابرکت اور شرف کے مالک ہیں ۔

تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے نکلنے والے پانی کے ساتھ وضوء اور استنجاء و غسل کرنا اور کپڑے دھونا جائز ہوا تو اسی طرح زمزم سے بھی جائز ہوا

۔

بہرحال یہ زمزم پاکیزہ اور طیب ہے اسے پینا مستحب ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس سے وضوء بھی کرلیا جائے اور نہ ہی اس میں کوئی حرج ہے کہ اس سے کپڑے وغیرہ دھوئے جائیں اور اسی طرح اگر ضرورت پڑے تو استنجاء کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں جس طرح کہ اوپر بھی بیان ہوچکا ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا :

(زمزم جس چیز کے لیے پیا جائے وہ اسی کے لیے ہے) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3062) ، اس سند میں ضعف ہے لیکن اوپر والی صحیح حدیث اس کی شاھد ہے ۔ واللہ اعلم

۔ اھ

.